بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ

جلد ۲۵/۶۰ | ۲۲ ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ، ۱۹ تبلیغ ۱۳۵۰ ہش، ۱۹ فروری ۱۹۷۱ء | نمبر ۴۲

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

"جگروں کی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ کل بعد دوپہر کچھ حرارت بھی ہوگئی"

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۱۷ ر تبلیغ۔ آج بھی حضور ایدہ اللہ کو جگروں کی تکلیف رہی مگر نسبتاً کم۔ بعد دوپہر کچھ حرارت بھی ہوگئی۔ احباب جماعت درد و الحاح اور گریہ وزاری کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے اور چوٹ کے بعد کے ہر قسم کے بُرے اثرات کو اپنے فضل سے دُور فرمائے آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تکبّر کے کئی چشمے ہیں، مومن کو چاہیئے کہ ان تمام چشموں سے بچتا رہے

اس کا کوئی عضو ایسا نہ ہو جس سے تکبّر کی بُو آوے اور وہ تکبّر ظاہر کرنے والا ہو

"تکبّر کئی قسم کا ہوتا ہے۔ کبھی یہ آنکھ سے نکلتا ہے جبکہ دوسرے کو گھور کر دیکھتا ہے تو اس کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ دوسرے کو حقیر سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ کبھی زبان سے نکلتا ہے اور کبھی اس کا اظہار سر سے ہوتا ہے اور کبھی ہاتھ اور پاؤں سے بھی ثابت ہوتا ہے غرضیکہ تکبّر کے کئی چشمے ہیں اور مومن کو چاہیئے کہ ان تمام چشموں سے بچتا رہے اور اس کا کوئی عضو ایسا نہ ہو جس سے تکبّر کی بُو آوے اور وہ تکبّر ظاہر کرنے والا ہو۔

صوفی کہتے ہیں کہ انسان کے اندر اخلاقِ رذیلہ کے بہت سے جنّ ہیں۔ اور جب یہ نکلنے لگتے ہیں تو نکلتے رہتے ہیں۔ مگر سب سے آخری جنّ تکبّر کا ہوتا ہے جو اس میں رہتا ہے اور خدا تعالےٰ کے فضل اور انسان کے سچے مجاہدہ اور دعاؤں سے نکلتا ہے۔

بہت سے آدمی اپنے آپ کو خاکسار سمجھتے ہیں لیکن ان میں بھی کسی نہ کسی نوع کا تکبّر ہوتا ہے اس لئے تکبّر کی باریک در باریک قسموں سے بچنا چاہیئے۔ بعض وقت یہ تکبّر دولت سے پیدا ہوتا ہے۔ دولتمند متکبّر دوسروں کو کنگال سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کون ہے جو میرا مقابلہ کرے بعض اوقات خاندان اور ذات کا تکبّر ہوتا ہے۔ سمجھتا ہے کہ میری ذات بڑی ہے اور یہ چھوٹی ذات کا ہے..... بعض وقت تکبّر علم سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ ایک شخص غلط بولتا ہے تو یہ جھٹ اس کا عیب پکڑتا ہے اور شور مچاتا ہے کہ اس کو تو ایک لفظ بھی صحیح بولنا نہیں آتا۔ غرض مختلف قسمیں تکبّر کی ہوتی ہیں اور یہ سب کی سب انسان کو نیکیوں سے محروم کر دیتی ہیں اور لوگوں کو نفع پہنچانے سے روک دیتی ہیں۔ ان سب سے بچنا چاہیئے۔ مگر ان سب سے بچنا ایک موت کو چاہتا ہے جب تک انسان اس موت کو قبول نہیں کرتا خدا تعالیٰ کی برکت اُس پہ نازل نہیں ہو سکتی اور نہ خدا تعالیٰ اس کا متکفل ہو سکتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۴۰۱-۴۰۲)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۸ ر تبلیغ۔ جیساکہ قبل ازیں اطلاع شائع ہوچکی ہے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت آجکل ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے آمین۔

گذشتہ سوموار کی شام کو عزیزم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد سرگودہا اپنے گھر کے گیٹ پہ کار کے پاس کہیں جانے کے لئے کھڑے تھے کہ اچانک کسی کُتے نے پنڈلی کے پاس کاٹ لیا۔ خیال ہے کہ کُتا باولا تھا۔ ٹیکے لگ رہے ہیں جملہ احمدی بھائی اور بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے بُرے اثر اور تکلیف سے اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین (والدہ نصیر احمد ربوہ)

مکرم مولوی روشن الدین صاحب مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۷۱ء

(باقی صفحہ ۸ پر)

مجلس نصرت جہاں کے پروگرام

"آگے بڑھو"

کے زیر اہتمام

دوسرے ڈاکٹر کے غانا پہنچنے کی اطلاع بذریعہ تار مل گئی ہے۔ الحمد للہ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں سرزمین بلال کے باشندوں کی بہترین رنگ میں خدمت کرنے کے مواقع عطا فرمائے آمین

محمد اسماعیل منیر
سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ تبلیغ ۱۳۵۵ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی مصلح موعودؓ

کسی پیشگوئی کی حقیقت عموماً اس وقت پوری پوری طرح واضح ہوتی ہے جب وہ پوری ہو جاتی ہے کیونکہ پیشگوئی میں جہاں بعض علامتیں صاف صاف نظر آتی ہیں وہاں بعض ایسی باتیں بھی اس میں ہوتی ہیں جن کے چہرے پر اخفا کا پردہ پڑا ہوتا ہے اور یہ صرف اس وقت صاف صاف نظر آتا ہے جب پیشگوئی پوری ہوتی ہے کیونکہ اس وقت اخفا کے پردہ کو حالات اس سے اٹھا دیتے ہیں اور جو تذبذب عموماً ہوتا ہے وہ ختم ہو جاتا ہے مگر شکی طبیعتوں کے لئے اس میں ابتلا بھی ہوتا ہے کیونکہ جب وہ پیشگوئی کو حرف بہ حرف ظاہری صورت میں پورا ہوتا نہیں دیکھتے اور وہ باطنی حقیقت سے متفق نہیں ہوتے تو وہ یہ کہنے لگتے ہیں کہ پیشگوئی نہیں ہوئی اور اس طرح وہ ٹھوکر بھی کھا جاتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف ازالہ اوہام میں پیشگوئی کے فلسفہ پر سیر حاصل روشنی ڈالی ہے چنانچہ ایک مختصر سا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"اگر یہ کہا جائے کہ احادیث صاف اور صریح لفظوں میں بتلا رہی ہیں کہ مسیح ابن مریم آسمان سے اترے گا۔ اور دمشق کے منارہ شرقی کے پاس اُس کا اترنا ہوگا اور دو فرشتوں کے کندھوں پر اس کے ہاتھ ہوں گے تو اس طرح مصرح اور واضح بیان سے کیونکر انکار کیا جائے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ آسمان سے اترنا اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ سچ مچ خاکی وجود آسمان سے اُترے بلکہ صحیح حدیثوں میں تو آسمان کا لفظ بھی نہیں ہے اور یوں تو نزول کا لفظ عام ہے جو شخص ایک جگہ سے چل کر دوسری جگہ ٹھہرتا ہے اس کو بھی یہی کہتے ہیں کہ اس جگہ اترا ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ فلاں جگہ لشکر اترا ہے یا ڈیرہ اُترا ہے کیا اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ لشکر یا وہ ڈیرہ آسمان سے اترا ہے ماسوائے اس کے خدائے تعالےٰ نے تو قرآن شریف میں صاف فرما دیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی آسمان سے ہی اُترے ہیں بلکہ ایک جگہ فرمایا ہے کہ لوہا بھی ہم نے آسمان سے اتارا ہے پس صاف ظاہر ہے کہ یہ آسمان سے اترنا اس صورت اور رنگ کا نہیں ہے۔ جس صورت پر لوگ خیال کر رہے ہیں اور باوجود عام طور پر استعارات کے پائے جانے کے جن سے حدیثیں پُر ہیں اور مکاشفات اور رویائے صالحہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان سے بھری پڑی ہیں۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۳۲ و ۱۳۳)

الفضل کے گذشتہ پرچہ میں ہم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئی شائع کی ہے جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپ کو پسر موعود کے متعلق تفہیم کرائی گئی جیسا کہ آپ کو علم ہوا ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت تضرعات کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ایک ایسے نمایاں نشان کی استدعا کی تھی جس کا ظہور آپ کی صداقت اور دین اسلام کی حقانیت پر ایک ایسی بیّن دلیل ہو کہ جو دشمنان اسلام کے لئے اتمام حجت ہو۔

ظاہر ہے کہ یہ نشان جلد از جلد ظاہر ہونا چاہیئے تھا کیونکہ اگر اس کے ظہور پر صدیاں گذر جائیں تو اس سے کوئی فائدہ نہ ہوتا اور اس زمانہ سے پہلے آنے والے بے شمار لوگ اس سے مستفید نہ ہو سکتے حالانکہ ضرورت اس امر کی تھی کہ یہ نشان جو آپ کی بعثت کی ضرورت اور اسلام کی حقانیت واضح کرنے کے لئے ظہور پذیر ہونا تھا ضرور قریب کے زمانہ میں ظہور پذیر ہوتا۔

چنانچہ جماعت کے بعض صائب الرائے اور صاحب صدق لوگوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے متواتر غیر معمولی کارناموں سے آپ کو پسر موعود کی پیشگوئی کا مصداق یقین کر لیا تھا مگر آپ نے اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان نہ کیا تاوقتیکہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپ کو ۱۹۴۴ء میں تفہیم ہوئی چنانچہ آپ کو ایک عظیم الشان خواب میں اس کی تفہیم اللہ تعالیٰ کی طرف سے کرائی گئی اور خواب بھی گذشتہ الفضل میں شائع کی گئی ہے

یہ خواب نہ صرف عظیم الشان ہے کہ اس میں حضور رضی اللہ تعالیٰ کو اپنے پسر موعود تفہیم ہوئی بلکہ اس میں آپ کی ذات کے مزید عظیم کارنامے اور جماعت کے متعلق ایسی پیشگوئیاں موجود ہیں جو ہم آج پوری ہوتے دیکھ رہے ہیں چنانچہ ۱۹۴۴ء والے حضور کے خواب سے اس لحاظ سے بھی آپ کے مصلح موعود ہونے کی تائید ہوتی ہے کہ آپ کے اس خواب میں آئندہ کے متعلق جو پیشگوئیاں ہیں وہ بھی پوری ہو چکی ہیں۔ مثلاً اس خواب میں پاکستان میں قادیان سے ہجرت کے کوائف جس طرح بیان کئے گئے ہیں۔ واقعہ ہجرت کے عین مطابق ہیں۔ اور جماعت کے استحکام اور ترقی کی طرف جو اشارے ہیں اور آپ کے جانشین کے جو نشان ہیں وہ بھی پورے ہو گئے ہیں۔ الغرض ۱۹۴۴ء والا حضور کا خواب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پسر موعود والی پیشگوئی کے مصداق پر ایک مزید بیّن دلیل ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ہی وہ پسر موعود یعنی مصلح موعود ہیں جس کو اللہ تعالےٰ نے اسلام کی صداقت کے نشان کے طور پر ظاہر کرنے کا آپ سے وعدہ فرمایا تھا۔

اس طرح جماعت احمدیہ کی تاریخ میں حضورؓ کا خواب ۱۹۴۴ء نہ صرف نہایت اہم ہے بلکہ کہنا چاہیئے کہ ایک ایسا سنگ میل ہے جس کی طرف کما حقہ توجہ دینی چاہیئے کیونکہ اس خواب کا تعلق نہ صرف ماضی سے ہے بلکہ جماعت کی آئندہ ترقی پر بھی روشنی اس سے پڑتی ہے۔

حدیث النبیؐ

سچّا خواب

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ۔ قَالُوْا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ۔

(بخاری کتاب التعبیر باب المبشرات ص ۱۰۳۵/۲)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبوت کا صرف مبشرات کا حصہ باقی رہ گیا ہے۔ لوگوں نے پوچھا مبشرات کیا ہیں آپؐ نے فرمایا اچھا اور سچا خواب (یعنی مبشرات کا حصہ ہے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تصنیف فرمودہ رسالہ

"الوصیّت" کی اہمیّت و عظمت

(محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات اسّی سے کچھ زائد ہیں۔ اور حضور کی عمومی ہدایت اگرچہ یہی ہے کہ جو تین بار میری کتابوں کو نہیں پڑھتا مجھے ان کے ایمان کے بارہ میں خدشہ ہے لیکن رسالہ الوصیّت جو حضور علیہ السلام کی وفات سے تین سال قبل کی مختصر تصنیف ہے اس کے بارہ میں حضور کا مندرجہ ذیل خصوصی ارشاد ہے۔

"مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستوں میں اس کو مشتہر کریں اور جہاں تک ممکن ہو اس کی اشاعت کریں اور اپنی آئندہ نسل کے لئے اس کو محفوظ رکھیں اور ..... مخالفوں کو بھی مہذّب طریق پر اس سے اطلاع دیں۔ اور ہر ایک بدگو کی بدگوئی پر صبر کریں اور دعا میں لگے رہیں۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ ربّ العالمین۔ الراقم خاکسار المفتقر الی اللہ الصمد غلام احمد عافاہ اللہ وایّد۔"

حضور کے اس خصوصی ارشاد کو خاکسار نے جب پڑھا اور رسالہ الوصیّت کا پھر مطالعہ کیا تو معلوم ہوا کہ حضور نے آئندہ نسل کے لئے اس کو محفوظ رکھنے اور جہاں تک ممکن ہو سکے اس کی اشاعت کے لئے جو تاکید فرمائی وہ بہت سی اہم باتوں۔ اہم پیشگوئیوں اور اہم نظام کے قیام کی وجہ سے ہے۔ اس سلسلے میں پانچ اہم باتوں کی نشاندہی کی جاتی ہے جن کے متعلق حضور علیہ السلام نے اس مختصر رسالہ میں توجہ دلائی ہے۔ اور جن کے پیشِ نظر رسالہ الوصیّت کو خاص طور پر آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ رکھنے اور دوستوں میں مشتہر کرنے کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔

اوّل اس میں خدا تعالیٰ کے اُس پاک کلام سے حضور نے آگاہ فرمایا ہے جس میں متعدد اہم اور عظیم المرتبت پیشگوئیوں کا ذکر ہے۔ جن میں سے کئی ایک اپنے وقت پر پوری ہو چکی ہیں اور کئی ہیں جو انشاء اللہ بڑے آب و تاب سے پوری ہوں گی۔ اور جن کے کامل ظہور سے اللہ تعالیٰ کی اور برتر ہستی کا زندہ ثبوت ملتا ہے اور یہ پیشگوئیاں دو قسم کی ہیں۔ آپ کی اپنی ذات کے متعلق جن میں آپ کی وفات کے متعلق خبر ہے اور متعلقہ امور کے متعلق جن سے آپ کی صداقت اور عظمت کا اظہار ہوگا۔ دوسرے مخالفین اور شرارت کرنے والوں کے متعلق پیشگوئیاں اور حوادثات کی شدّت کا ذکر جو قیامت کا نمونہ ہوں گے اور بہتوں کی زندگی جن سے تلخ ہو جائے گی اور ایسے زلازل آئیں گے جن سے زمین تہ و بالا ہو جائے گی۔ اس مصیبت کی گھڑی اور خطرناک حوادث و زلازل سے بچنے کا حضور علیہ السلام نے راستہ بھی بتادیا اور فرمایا

"راستباز بنو اور تقویٰ اختیار کرو۔ تا بچ جاؤ۔ آج خدا سے ڈرو۔ تا اس دن کے ڈر سے امن میں رہو۔ ضرور ہے کہ آسمان کچھ دکھاوے اور زمین کچھ ظاہر کرے۔ لیکن خدا سے ڈرنے والے بچائے جائیں گے۔"

(الوصیّت صـ ۵)

دوم۔ خدا تعالیٰ کی اس سنّت کا ذکر فرمایا کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ حق و صداقت کی تخم ریزی نبیوں اور رسولوں کے ہاتھ سے کرواتا ہے۔ لیکن اس کی تکمیل ان کے جانشینوں کے ذریعہ سے کرواتا ہے۔ نبی کی وفات کے بعد خلفاء کا سلسلہ جاری فرماتا ہے جسے حضور نے قدرتِ ثانیہ قرار دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ خدا کے مامور تھے۔ حضور نے قدیم سنت اللہ کو مدّنظر رکھتے ہوئے اپنے احباب کو توجہ دلاتے ہوئے تحریر فرمایا۔

"سو اے عزیزو جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے (وفات کی خبر دینے سے) غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔" (الوصیت صـ ۶ـ۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر سے اور الوصیت کی اس سے ماسبق تحریر سے مندرجہ ذیل امور کی وضاحت ہوتی ہے۔

۱۔ قدرت ثانیہ خلفاء ہی کا نام ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس رسالہ میں تحریر فرمایا "تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کرکے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔" (الوصیّت صـ ۶)

۲۔ انبیاء کے بعد سخت ابتلاؤں کا آنا مقدّر ہوتا ہے۔ اور ان ابتلاؤں کا خلفاء کے ذریعہ ازالہ کرنا اللہ تعالیٰ کی سنّت قدیم ہے۔ ہر ایک نبی کی امّت سے یہ معاملہ پیش آیا۔ اور یہ سنّت قدیم سلسلہ احمدیہ میں بھی ضرور پوری ہوگی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا "سو اب ممکن نہیں کہ خداوند تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔"

۳۔ قدرت ثانیہ کے سلسلہ کو دوام بخشا جائے گا۔ یعنی خلافت احمدیہ کے سلسلہ کو دوام نصیب ہوگا۔ اور تا قیامت سلسلہ احمدیہ میں خلفاء آتے رہیں گے۔ جماعتی نظام کو ایسا استحکام نصیب ہوگا کہ خلافت کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ کیونکہ حضور نے فرمایا "وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔"

۴۔ ان تحریرات سے ظاہر ہے کہ دوسری قدرت کا ظہور حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد ہوگا۔ یعنی آپ کے جانے کے بعد دوسری قدرت آئے گی۔ آپ فرماتے ہیں

"اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔"

۵۔ یہ خلافت کا سلسلہ شخصی خلافت کی صورت میں ہوگا نہ کہ انجمن یا ادارہ یا بورڈ کی صورت میں۔

رسالہ الوصیّت جس کی اہمیّت کے پیشِ نظر حضور نے یہ تاکید فرمائی کہ اسے آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ رکھا جائے۔ تو غور سے پڑھنے سے یہ بات واضح ہے کہ حضور کے ذہن مبارک میں جماعت کی دینی تربیت اور روحانی ترقی اور غلبہ اسلام کی مہم کو کامیاب بنانا اور آپ کے مشن کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے ضروری تھا کہ آپ کے بعد بزرگ خلفاء کا سلسلہ جو جاری ہوگا جماعت دل و جان سے ان سے تعاون کرے فرمانبرداری کرے۔ ان کا ساتھ دے۔ اور ہر ایک قسم کی قربانی میں حصہ لیکر فدائیت کا نمونہ پیش کرے اور نہ صرف ایک نسل بلکہ آئندہ نسلیں بھی اس وصیت کے مطابق عمل درآمد کریں تا وہ بھی ترقیات اور برکتوں سے حصّہ وافر پا سکیں۔

سوم۔ نہایت پاک اعلیٰ اور مؤثر انداز میں جماعت کے افراد کو تعلیم سے نوازا ہے۔ اور یہ خوش خبری دی ہے کہ خدا تعالیٰ کے "قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقع ہے کہ وہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔"

خدا تعالیٰ سے خاص انعام پانے اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا طریق بھی آپ نے بتایا اور یہ تعلیم دی۔

"انسان کو اس فضلوں سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے۔ لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے۔ جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے۔ اور اس نفس سے جہنّم بہت قریب ہے۔ جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں۔ بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرّہ بھر ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے۔ بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا۔ بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو۔ اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں اور تم میں خدا نہیں ہوگا

بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا۔ لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے۔ تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے۔ اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہوگے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی۔ جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں۔ اور وہ گھر بابرکت ہوں جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔"

(الوصیت صفحہ ۱۰-۱۱)

حضور علیہ السلام نے اپنی جماعت کو خدا کی برگزیدہ قوم بنانے کے لئے یہ نسخہ کیمیا تجویز فرمایا جس کے استعمال سے خدا تعالیٰ کے خاص انعامات کا حصول ممکن ہو جاتا ہے۔

چہارم۔ ایک اہم اور ضروری مسئلہ جس کی وضاحت حضور علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں فرمائی ہے نبوت کا مسئلہ ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام خاتم النبیین کا ایک عظیم اور بے مثال مقام ہے۔ یہ وہ مقام ہے جو کسی اور نبی کو حاصل نہیں ہوا۔ پس اس مقام کی ایسی تشریح کرنا جو حضور کے اس مقام کی پوری نشانی اور اعلیٰ کیفیت اجاگر نہ ہو یقیناً خدا تعالیٰ کی منشاء کے مخالف ہے۔ ان تمام توضیحات اور تشریحات کی جو اس مقام کی صحیح طور پر بیان نہیں کرتیں حضور نے رد کرتے ہوئے فرمایا:-

"وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں۔ اور اس تک پہنچنے کیلئے تمام دروازے بند ہیں۔ مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے اور تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گذر چکیں۔ ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی۔ کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں۔ اسی کے اندر ہیں نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی اور نہ اس کے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی۔ جو اس میں موجود نہیں۔ اس لئے اس نبوت پر سب نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے اس کے لئے ایک انجام بھی ہے۔ لیکن یہ نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں۔ بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے۔ اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے اور اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے مکالمہ و مخاطبہ کا اس سے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے۔ جو پہلے ملتا تھا..... اور جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔" (الوصیت صفحہ ۱۵-۱۶)

پنجم۔ رسالہ الوصیت کے آخر میں اس نظام کو جو ہماری جماعت میں نظام وصیت کے معروف ہے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جبکہ آپ کی وفات کی خبر دی گئی۔ تو ایک خاص جگہ آپ کو دکھائی گئی۔ جہاں ایک قبر تھی جو چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی تب آپ کو بتلایا گیا کہ یہ آپ کی قبر ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور جگہ دکھائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ "یہ ان لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔" اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس اعلام پر آپ نے اپنی ملکیت کی ایک زمین قبرستان کے لئے تجویز فرمائی۔ اور خدا تعالیٰ سے دعا کی "کہ خدا اس میں برکت دے اور اس کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا رب العالمین۔"

(الوصیت صفحہ ۲۳)

پھر حضور نے دوسری مرتبہ دعا کرتے ہوئے کہا:-

"اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا۔ جو فی الواقع تیرے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں آمین یا ربّ العالمین۔"

پھر حضور نے تیسری مرتبہ خدا تعالیٰ سے اس طرح استعانت چاہتے ہوئے کہا

"پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم۔ اے خدائے غفور و رحیم۔ تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں۔ اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں۔ اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے۔ اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب وانشراح ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العالمین

یہ کیسا بابرکت نظام وصیت ہے۔ اور یہ بہشتی مقبرہ کیسا بابرکت قبرستان ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ کے مامور اور فرستادہ نے خاص دعائیں کر کے ان نیک دل اور بزرگ نفس اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرنیوالوں اور ایثار و قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنیوالوں کو نوازا ہے۔ اور پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے ان دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا گیا ہے۔ اور بڑی بڑی بشارتیں آپ کو اس قبرستان کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں چنانچہ حضور علیہ السلام اپنے رسالہ الوصیت کے صفحہ ۲۶ پر اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"اس قبرستان کیلئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اُنْزِلَ فِیْهَا کُلُّ رَحْمَةٍ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں فرما دی گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔"

اس غرض کیلئے کہ یہ پاک اور نیک دل لوگوں کی خوابگاہ ہے حضور نے چند شرائط مقرر فرمائے ہیں جن کا ذکر رسالہ الوصیت کے آخر میں حضور نے ذکر فرمایا ہے۔ اور بار بار ان کا تذکرہ احباب کے سامنے آتا رہتا ہے۔ لیکن بنیادی شرط علاوہ دیگر ضروری تعلقات کے جو دفن ہونے والوں کیلئے ہے وہ یہی ہے کہ وہ متقی ہو۔ محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچا اور صاف مسلمان ہو۔" مالی قربانی کے ساتھ ساتھ مندرجہ بالا شرط بنیادی شرط کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس کی طرف بہت خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

یہ ایک الٰہی نظام ہے۔ نہ اغراض نفسانیہ پر مبنی ہے اور نہ ہی بدعت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص مشیت سے اس نظام کے ذریعہ مومن اور منافق میں تمیز کرنے کا طریق جاری فرمایا ہے۔ بلکہ وہ سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دے گا اور جو کہ قریب ہے اور وہ بلاؤں کے دن جو نزدیک ہیں۔ اس بابرکت نظام الوصیت کے مطابق ایثار اور قربانی اور پاک تبدیلی کرنے والا انسان اور صادق سچا اور پرہیزگار اور متقی مسلمان بچایا جائیگا۔ اور فرستادہ الٰہی کے حکم کی تعمیل سے حقیقی مومن اور اس کے دفتر میں سابقین اولین میں لکھا جائے گا۔ لیکن" ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہیگا کہ کاش میں تمام جائداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔"

(الوصیت صفحہ ۴)

الغرض وصیت کا نظام ایک اہم نظام ہے اور اس تمام نظام پر حاوی ہے جو اسلام نے قائم کیا ہے۔ اور اس نظام کے ذریعہ مخلصین کی مالی قربانیوں کے نتیجہ میں جو مال اکٹھا ہو رہا ہے یا اکٹھا ہوگا۔ اس مال کا تو اندازہ بھی لگانا مشکل ہے دنیا کی حکومتوں کے بجٹ بھی اس کے مقابل میں ادنٰے ہوں گے۔ یہ مال صرف لفظی اشاعت اسلام کے لئے ہی نہیں ہوگا۔ بلکہ اس نظام کی تفصیلات اور شرائط اور متعلقات واضح کر رہی ہیں کہ یہ اسلام کی لفظی اور عملی اشاعت دونوں کے لئے ہوگا۔ بلکہ جیسا کہ حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر فرمایا کہ وصیت کے نظام میں "اس نئے نظام کی تکمیل بھی شامل ہے۔ جس کے ماتحت ہر فرد بشر کو باعزت روٹی کا سامان مہیا کیا جائے گا۔ جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا اور دکھ درد۔ تنگی کو دنیا سے انشاء اللہ مٹا دیا جائے گا۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی بے سامان پریشان نہ پھرے گا۔ کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی جوانوں کی باپ ہوگی۔ عورتوں کا سہاگ ہوگی۔ اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشحالی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس ذریعہ سے مدد کریگا۔ اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب نہ قوم سے قوم لڑے گی۔ بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا۔" (نظام نو صفحہ ۱۰)

پس مبارک ہیں وہ لوگ جو اپنے آقا اور پیشوا مامور من اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے رسالہ الوصیت کا نہ صرف مطالعہ بلکہ اس میں بیان کردہ اہم امور کو اپنے پر لازم قرار دینے کے لئے جد و جہد کر رہے ہیں۔ اور نظام وصیت کو قائم کرنے کے لئے دل و جان سے کوشاں ہیں۔

درخواست دعا:- خاکسار کی اہلیہ اور بچہ ڈیرہ غازی خان میں بیمار ہیں بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

خاکسار محمد سلیم جامعہ احمدیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں عورتوں کے حقوق اور اُن کا دائرۂ عمل

مکرم میجر ڈاکٹر محمد خان صاحب از عدن

عورت مرد کا ازدواجی رشتہ آج تک مذہب کے ہاتھوں بندھا رہا ہے مذہب نے اس رشتہ کو تقدیس کا رنگ دیکر اتنا مضبوط بنا دیا کہ مخالف حالات میں بھی یہ رشتہ اکثر ٹوٹنے سے بچا رہتا ہے۔

اسلام سے پہلے جتنے مذاہب گذرے ہیں انہوں نے قومی اور وقتی تعلیموں کے نتیجے میں ایسے ازدواجی قوانین بنائے جو عورتوں کو مناسب مقام نہ دیتے تھے۔ رواج اور رسم نے مذہبی قوانین کے ساتھ مل کر اور بھی سختی پیدا کر دی۔ عورتوں میں ان قوانین کے خلاف بغاوت اس کا ردّ عمل ہے۔

اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے عورت کو ایک محترم مقام عطا کیا لیکن یہ امر باعث افسوس ہے کہ آجکل مسلمان بھی اسلام کی اس فضیلت سے انکار کر رہے ہیں جنوبی یمن کے ایک وزیر نے اتحاد نساء یمن کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

"مختلف ممالک میں عورت ایک لمبے عرصہ تک ظلم اور محرومی کے بوجھ تلے دب کر دکھ اٹھاتی رہی اجتماعی زندگی کا ایک وسیع جزو ہونے اور نصف مکمل کی حیثیت رکھنے کے باوجود یہ انسانیت کے معمولی حقوق سے بھی محروم رہی اور اس کی طرف اس نگاہ سے دیکھا جاتا رہا کہ وہ گویا صرف گھر کی ذمہ داری اٹھانے کے قابل ہے اور اس وجہ سے وہ ہر ایسے دور میں حصہ لینے سے محروم رہی جو معاشرے میں تبدیلی پیدا کرنے والا تھا جب آسمانی دینوں نے عدل اور رحمت کے مفہوموں پر زور دینا شروع کیا تو ان کی توجہ بھی صرف مردوں کی طرف رہی اور اس بڑے ضروری جزو کو بھول گئے آخرکار عورت اپنے گھر کی چاردیواری میں بھی آزادانہ انتظام سے محروم ہونے لگی جب اسلام آیا تو اس نے عورت کو پھر حقوق دینا شروع کئے تاہم وہ بہت سی قیدوں میں بندھی رہی۔ اس نے مردوں کو زیادہ دیا اور عورتوں کو تھوڑا۔ اور یہ بھی صرف داخلی اور گھریلو طور پر"

آگے لکھتے ہیں:۔

"عورت کی آزادی کیا ہے
تمام پرانی تقالید کے خلاف
بغاوت کرنا"

اس طرح گویا خود مسلمان کہلانیوالے بھی اسلام کو نہ سمجھ سکے اور مذہب کے خلاف بغاوت کا جھنڈا بلند کر رہے ہیں ہر نئے آزاد ہونے والے ملک میں مغربی اقوام کی دیکھا دیکھی ایسے نعرے بلند کئے جا رہے ہیں

عورت اور مرد کے دائرۂ عمل متعین کرتے وقت اور عادلانہ حقوق کا تصور کرتے ہوئے لوگ عموماً ایک نہایت اہم نکتے کو بھول جاتے ہیں۔ وہ ہے انسانی زندگی کا صحیح مقصد۔

اسلام نے انسانی زندگی کا جو مقصد بتایا ہے۔ اُس سے بڑھ کر مقصود نہیں ہو سکتا اور وہ ہے اللہ تعالےٰ کا عبد بن جانا اللہ کے ساتھ گہرا تعلق باندھنا اس میں مرد اور عورت دونو مساوی ہیں دونو کو مساوی جزا ملے گی۔ قرآن مجید کی آیت ان المسلمین والمسلمات ——— اعد اللہ لھم جنت تجری من تحتھا الانھار" صاف ثابت کرتی ہے۔ کہ اس مقصد کے پانے میں مسلمان مرد اور عورت مساوی الحقوق ہیں۔ اب اگر اس پاک مقصد کے حصول کے راستہ میں کسی جگہ اس پاک اور آخری مقصد کو حاصل کیا جائے۔ تو اس کو عدل اور انصاف کے خلاف نہ سمجھا جائیگا۔ کیونکہ ایک اعلیٰ مقصد کے حصول کے لئے جس سے جتنا بوجھ اٹھوانے کی ضرورت تھی اتنا بوجھ اس پر رکھا گیا۔

مرد اور عورت کی بناوٹ میں صریح فرق موجود ہے۔ عورت میں بچے پیدا کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ جو فوراً اس کا دائرہ عمل مرد سے الگ تجویز کرتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ دونوں کے لئے دائرہ عمل ان کے احوال کے مطابق ہو۔

یہ احوال ہمیں مجبور کرتے ہیں کہ عورت گھر کی مالکہ ہے۔ بیشک وہ تکلیف اٹھا کر اور بہت قربانی کر کے ان کاموں کو جو مرد کرتا ہے۔ کرے گی۔ تاہم اس کو باقاعدہ روزانہ زندگی کا معمول نہیں بنایا جا سکتا

مرد میں سخت جانی اور بھاری اور مشقت اٹھانے کی صفات اُس کو مجبور کرتی ہیں کہ وہ باہر جا کر مشقت کا کام کر کے روزی کا سامان کرے۔ ایک مسلم اور مومن مرد اپنی بیوی کو دیکر اپنے رب کی رضا حاصل کرتا ہے۔ کیونکہ اسے "خیرکم خیرکم لاھلہ" کا مژدہ سنایا جا چکا ہے۔ ایک مومن مرد اور عورت کے درمیان خود غرضی کے جذبات کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ ہاں جب ایک مرد جس پر شریعت نے اس کا بیوی کا خرچ ڈالا ہے۔ اپنے فرائض سے پہلو تہی کرتا ہے۔ تو عورت کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور پھر فوراً یہ ردّ عمل عورت میں پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ خود کمائے اور کسی کی دست نگر نہ رہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مرد اپنے فرائض کو پہچانیں اور ایسا ردّ عمل پیدا کرنے کا موجب نہ بنیں۔ جو معاشرے کے لئے کئی دوسری قباحتوں کے دروازے کھولنے والا ہو۔

خلاصہ یہ ہے کہ اسلام نے عورت کا دائرہ عمل گھر تجویز کیا ہے اور مرد کا گھر سے باہر۔ عورت گھر کو جنت کا نمونہ بنا دے اور اپنی اولاد کی کما حقہ پرورش کرے اس کے نتیجے میں مرد کو باہر جا کر کمانے اور اخراجات کا متحمل اور ذمہ وار ٹھہرایا گیا۔ فرمایا "علیکم رزقھن وکسوتھن"۔

چونکہ اسلام زندگی کا مقصد اعلیٰ روحانی مقامات کا حصول قرار دیتا ہے اسلئے جو جذبات مرد اور عورت میں رکھے گئے ہیں۔ ان کے حصول میں عفت اور ضروری اخلاقی اقدار کو ملحوظ رکھنا از حد ضروری ہے۔ چنانچہ اس ضروری غرض کے لئے اللہ تعالےٰ نے بعض جامع احکام دئے ہیں۔ پردہ کا حکم عورت کو ملا۔ چونکہ مرد نے گھر سے باہر رہنا تھا اسلئے اس کو صرف آنکھیں نیچی رکھنے کا حکم ہوا اگر عورت بھی اس حکم میں شریک حال ٹھہری کیونکہ نظر ہی ایک ایسا ذریعہ ہے۔ عفت کی پاک اور کمیاب متاع کی چوری کے لئے شیطان نقب زنی کرتا ہے۔ اس لئے اس کی روک تھام ضروری ہے ایک حکم مرد اور عورت کو برابر ملا۔ یعنی آنکھیں نیچی رکھو۔ دوسرا حکم یعنی حجاب کا عورت کو خاص طور پر ملا کہ باہر نکلو تو اپنی زینت ڈھانک لو ان احکام کے نتیجے میں کیا کچھ دیا گیا۔

سنئے (۱) رسول کریم نے فرمایا۔ جو دو لڑکیاں پالے۔ خدا اس کو جنت دے گا۔ اس طرح لڑکیوں کو لڑکوں پر سبقت حاصل ہو گئی۔

(۲) جب لڑکی شادی کے قابل ہو تو پہلے اس کے لئے مناسب حق مہر کا بندوبست کیا گیا گویا ایک خاص جائداد کی مالک عقد نکاح کے دن سے بن گئی۔ (۳) مرد وفات پا جائے تو اُس کے ترکہ میں عورت حصہ کی مالک قرار دی گئی۔ جنت ماں کے قدموں کے نیچے بتائی گئی تا کہ اولاد اس کی خدمت کرے۔

کتنے امتیازی حقوق دئے گئے۔ صرف دو پابندیوں کے بالمقابل۔ اب اگر کوئی کہے کہ عورت پر ظلم ہوا ہے۔ تو پھر یہ ہٹ دھرمی ہے

(۴) طلاق کا سوال کہ عورت کو حاکم کے ذریعے خلع کرانے کی کیوں پابندی لگائی گئی۔ سو یاد رہے عقد زوجیت میں مرد ہی اخراجات کا متحمل قرار دیا جاتا ہے عورت کے ذمے کوئی خرچ نہیں ڈالا گیا۔ اگر دونو برابر کا خرچ اٹھاتے۔ یا ایک جیسے نقصان کے متحمل ہوتے۔ تو عورت کو بھی مرد کی طرح طلاق کا اختیار دیا جاتا۔ فرض کر لیجئے۔ کہ آج ایک مرد شادی کرتا ہے۔ چار ہزار حق مہر قرار دیا جاتا ہے چند روز کے بعد عورت اس کو طلاق دیکر اپنے چار ہزار حق مہر کا مطالبہ کرتی ہے۔ تو نتیجہ کیا ہوگا۔ شاید اس صورت میں کوئی مرد بھی شادی پر راضی نہ ہو۔ جس نے خرچ کرنا ہے۔ اسی کے ہاتھ میں طلاق کا حق ہونا چاہیئے وہ سو دفعہ سوچے گا۔ کہ طلاق دیکر کتنا نقصان پڑے گا۔ اور ہوتا بھی یوں ہی ہے۔ مرد اندھا دھند طلاق دینے سے رکا رہتا ہے۔ الا ماشاء اللہ ادھر خلع کا حق عورت کو دیا گیا۔ گویا وہ بھی علیحدگی حاصل کرنے سے محروم نہ ہوئی۔ لیکن اندھا دھند استعمال سے روک دی گئی۔ اسلام نے کتنا عادلانہ رستہ اختیار کیا ہے۔ ہمیں اسلام کی پر حکمت تعلیم ملنے پر شکر گزار ہونا چاہیئے

اعلان نکاح

عزیزم بشارت الرحمن صاحب ظفر ایم اے بی ابن حافظ عبدالرحمان صاحب مرحوم کا نکاح عزیزہ طیبہ صدیقہ صاحبہ بی اے بنت مولانا ظہور حسین صاحب فاضل سابق مبلغ بخارا کے ہمراہ پانچ ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد نے مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۷۱ء کو مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب کرام اس رشتہ کے جانبین کے لئے مبارک ہونے کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار محمد طفیل خان میجر ایم اے ایل ایل بی
پاکستان نیوی کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع مکمل تفصیل سے آگاہ فرماویں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ وہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۲۶۱

میں رشیدہ بیگم زوجہ صوبیدار چوہدری محمد اختر صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۸۰۰/- روپے

۲۔ زیورطلائی وزنی ۱۲ تولے مالیتی ۱۵۰۰/- "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ رشیدہ بیگم مکان ۲۲۸ گلی نمبر ۱۹ بنگالی محلہ لاہور چھاؤنی

گواہ شد: چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی آڈیٹر مجلس انصار اللہ لاہور۔

گواہ شد: محمد اختر چوہدری لاہور چھاؤنی

مسل نمبر ۲۰۲۷۳

میں امۃ اللطیف زوجہ چوہدری محمد صادق صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰/- روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۵ تولے مالیتی ۳۲۰/- "

میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ: امۃ اللطیف محلہ جہانگیر آباد شیخوپورہ

گواہ شد: محمد صادق ٹھیکیدار معرفت محلہ جہانگیر آباد شیخوپورہ

گواہ شد: عبدالقادر خان برادر موصیہ شیخوپورہ

مسل نمبر ۲۰۲۷۱

میں نگہت شفیع بنت محمد شفیع گوندل صاحب قوم گوندل پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۱۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ایک عدد گھڑی مالیتی: ۵۰/- روپے

ایک عدد انگوٹھی ۵۰/- "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: نگہت شفیع۔ حسام الدین سٹریٹ سیالکوٹ۔

گواہ شد: ارشد محمود گوندل حسام الدین سٹریٹ سیالکوٹ

گواہ شد: مبارک احمد گوندل حلقہ حاجی پورہ سیالکوٹ

مسل نمبر ۲۰۲۸۳

میں سردار بیگم زوجہ چوہدری علی محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۴ء ساکن چک ۱۲۱ ج ب گوکھوال ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰/- روپے

(۲) زیور طلائی ایک تولہ ۵ رتی مالیتی ۲۰۷/-

(۳) سنگر مشین سلائی پرانی ۹۰/- "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں پھر اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی ہوں اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سردار بیگم چک ۱۲۱ ج ب گوکھوال ضلع لائل پور

گواہ شد: ڈاکٹر خلیل احمد چک ۱۲۱ ج ب ضلع لائل پور

گواہ شد: علی محمد چک ۱۲۱ ج ب گوکھوال ضلع لائل پور

مسل نمبر ۲۰۲۸۴

میں بیگم بی بی زوجہ فضل احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر وصول شدہ ۴۰۰/- روپے

(۲) زیور طلائی وزنی گیارہ ماشے مالیتی ۱۵۰/- "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ بیگم بی بی دارالنصر شرقی ربوہ

گواہ شد: محمد حنیف سیکرٹری مال دارالعلوم غربی ربوہ

گواہ شد: ولی محمد دارالبرکات ربوہ

مسل نمبر ۲۰۲۸۵

میں محمد اسلم ناصر ولد چوہدری نور حسن صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۷۱/- روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا ہوں اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد محمد اسلم ناصر بی اے بی ایڈ ٹیچر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ

گواہ شد: عبداللطیف خان صدر محلہ دارالعلوم غربی ربوہ

گواہ شد: محمد علی ٹیچر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ

مسل نمبر ۲۰۲۸۶

میں رشیدہ ثروت بنت شیخ محمد ذاکر صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ۔ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۸۰/- روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد رشیدہ ثروت دارالصدر شمالی ربوہ

گواہ شد: شیخ عبدالخالق دارالصدر شمالی ربوہ

گواہ شد: عبداللطیف بہاولپوری دارالصدر غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ

۲

مکرم نواب زادہ محمد امین صاحب بنوں سٹی	۱۰ ––	روپے
" خان عبداللہ خان صاحب بذریعہ ڈاکٹر عبدالشکور غنی صاحب لاہور	۵۰	"
مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ بذریعہ مکرم عبدالرشید غنی صاحب ربوہ	۱۰	"
مکرم عبدالرشید غنی صاحب ربوہ	۵	"
مکرمہ ڈاکٹر محمودہ مبشرہ صاحبہ لاہور چھاؤنی	۷۰	"
مکرم فیروز طارق صاحب از طرف جماعت احمدیہ سکھر	۸۵	"
" عبدالغفار خان صاحب سرگودھا	۹۱	"
مکرمہ ریحانہ سعید صاحبہ بنت چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر ربوہ	۱۰	"
" قدسیہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری خلیل احمد صاحب	۵۰	"
" مبارکہ خاتون صاحبہ بذ الحاج ڈاکٹر رشید احمد صاحب ربوہ	۱۸	"
مکرم ڈاکٹر محمد خان صاحب سیکرٹری مال علی پور ضلع ملتان	۳۰	"
" بشیر احمد صاحب صراف ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۱۰	"
" محمد عیسے صاحب کوئٹہ	۵	"
" میاں افتخار احمد صاحب ہری پور	۵-۵۰	"
" محمد مطیع الرحمن صاحب ڈھاکہ	۲۰	"
" مرزا عبدالرحمن صاحب محاسب کراچی	۱۰۶-۷۹	"
" عبدالجلیل عشرت صاحب کرشن نگر لاہور	۸۶-۷۵	"
" عبدالرحمن صاحب سیکرٹری مال دار الرحمت شرقی	۱ ––	"
مکرمہ بشریٰ بشیر صاحبہ لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ	۲۰ ––	"
مکرم محمد شریف صاحب ٹیکسلا	۱۰-۵۰	"
مکرم ملک غلام نبی صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۱۰ ––	"
کرم مجید احمد صاحب کینال پارک لاہور	۲۰	روپے
" سردار عبدالقادر صاحب چنیوٹ	۵۰ ––	روپے
" ملک عبدالوہاب صاحب گول بازار ربوہ	۵	روپے
" ڈاکٹر سید امتیاز حسین صاحب پاکپتن	۱۳۰ ––	روپے
" محمد عاشق صاحب سیکرٹری مال ساہیوال	۲	روپے
" ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب جڑانوالہ	۶	روپے
" میجر عبدالحمید صاحب کھاریاں چھاؤنی	۲۵	روپے
" انتظام الدین صاحب چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ	۳	روپے
" چوہدری نذیر احمد صاحب منڈی بہاؤالدین	۲	روپے
محمد رشید صاحب ارشد نوشہرہ کینٹ	۴۰	روپے
مکرمہ حفیظ صاحبہ بنت عبداللطیف خان دار الصدر غربی	۵	روپے
کرم محمد سلیم احمد صاحب دار الصدر غربی الف	۲ – ۵۰	روپے
" قدرت اللہ صاحب وحدت کالونی لاہور	۱۰ ––	روپے
" پیر محمد اختر صاحب چاچ میکی علی پور چٹھہ	۱	روپے
" پیر محمد صاحب نور نگر فارم تھرپارکر	۳	روپے
" حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ	۲	روپے
" شیخ احمد علی صاحب گڑھی شاہو لاہور از طرف میاں نذیر احمد صاحب	۳۰	روپے
" نور احمد خان صاحب سول لائن لاہور از طرف عبدالمتین صاحب	۳	روپے
" شیخ محمد عمر بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ	۱۰	روپے
" سیکرٹری صاحب دار الصدر شمالی ربوہ	۴۰	روپے
" عبدالقیوم فاروقی صاحب لاہور	۱۳ – ۳	روپے

ایڈریس مطلوب ہے

مکرم محمد عبدالحئی صاحب ولد مکرم صالح محمد صاحب حیدرآبادی وصیت نمبر ۸۲۵۰ کا موجودہ ایڈریس دفتر ھذا کو مطلوب ہے اگر کسی صاحب کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو اطلاع دیں۔ اگر موصی صاحب خود اس اعلان کو پڑھیں تو دفتر ھذا کو اپنے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمادیں تاکہ وصیت کے بارہ میں خط و کتابت براہ راست ہو سکے (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

تربیت اولاد کا ایک آسان اور مفید ذریعہ

درثمین اردو اور درثمین فارسی کی طرف خاص توجہ کی ضرورت

احباب جماعت اپنی اپنی جگہ اپنے بچوں کی دینی تربیت کا اہتمام کرتے ہیں۔ انہیں قرآن مجید پڑھاتے ہیں۔ احادیث کے سبق دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں۔ بزرگان سلف کے واقعات سناتے ہیں موجودہ وقت میں مجاہدین کے کارناموں سے آگاہ کرتے ہیں یہ سب ذرائع تربیت اولاد کے لئے بہترین طریقے ہیں اس سلسلہ میں دوستوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام اردو اور فارسی کے مجموعہ درثمین اردو اور درثمین فارسی کی طرف بھی خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ انسانی طبائع میں اشعار کی طرف رجحان پایا جاتا ہے۔ جوانی کی عمر میں بھی شعروں کی طرف خاصہ میلان ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار میں عقاید کا بیان بھی ہے۔ دلائل بھی مذکور ہیں سب سے بڑھکر ان میں اللہ تعالےٰ کی محبت اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک سے عشق و وابستگی پیدا کرنے کی غیر معمولی خصوصیت ہے۔

احباب کو چاہیئے کہ اس آسمانی مائدہ سے بھی خاص فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنے گھروں میں ہر بچہ اور بچی کے لئے اردو درثمین کا پڑھنا لازمی قرار دیں۔ خود بھی پڑھتے رہیں اور فارسی اشعار کی شیرینی اور کشش سے بھی پوری طرح بہرہ اندوز ہوں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو استفادہ کی پوری توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔" (الفضل ۱۳ صلح ۱۹۷۱ء)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن ربوہ)

اعلانات نکاح

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۹ دسمبر ۱۹۷۰ء کو بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک ربوہ میں خاکسار کے بیٹے عزیز عبدالکریم زاہد ایم ایس سی کا نکاح عزیزہ امۃ الباسط بنت محترم کیپٹن محمد اکبر صاحب ساکن ایبٹ آباد کے ہمراہ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(مولوی رحیم بخش ہیڈ رفیقی لین پشاور کینٹ)

۲۔ مورخہ ۲۳/۱ بروز ہفتہ عاجز کے لڑکے انوار احمد کا نکاح رضیہ پروین صاحبہ دختر شیخ غلام سرور صاحب ساکن محمد پورہ لائل پور کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم قریشی سعید احمد اظہر شاہد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ لائل پور نے پڑھا۔ اسی دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور دوسرے دن دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔

احباب و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار محمد شریف۔ شریف جنرل سٹور صدر بازار اوکاڑہ)

دعائے مغفرت

ہماری جماعت کے ایک مخلص رکن مکرم ملک محمد شریف صاحب چند دن تشویشناک طور پر بیمار رہ کر ۹ فروری کی صبح کو امریکن مشن ہسپتال ساہیوال میں وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کے پسماندگان میں ایک بیوہ اور چھ کم سن بچے (تین لڑکے اور تین لڑکیاں) ہیں۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے بیوی بچوں کا خود کفیل اور حافظ و ناصر ہو آمین۔

(عبدالحق ناصر۔ جناح چوک ساہیوال)

الفضل میں اشتہارات دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنڈی بھٹیاں اور چنیوٹ کے درمیان بس کے ساتھ تصادم میں موٹر کار کا المناک حادثہ

محترم چوہدری بشیر احمد صاحب ڈائریکٹر ماڈرن موٹرز لمیٹڈ راولپنڈی اور ان کی بیگم رفیقہ بیگم صاحبہ سمیت چار افراد کی المناک وفات اور ربوہ میں ان کی تدفین

یہ سب احباب اور ان کے دیگر اعزہ محترم ڈاکٹر چوہدری منور احمد صاحب کا جنازہ لے کر ربوہ آرہے تھے

ربوہ ۔ غم و اندوہ کے عالم میں نہایت درجہ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ ۱۶ ماہ تبلیغ ۱۳۵۰ہش مطابق ۱۶ فروری ۱۹۷۱ء بروز منگل پنڈی بھٹیاں اور چنیوٹ کے درمیان پنڈی بھٹیاں سے قریباً گیارہ میل کے فاصلہ پر موٹر کار کے ایک حادثہ میں چار افراد (محترم چوہدری بشیر احمد صاحب ڈائریکٹر ماڈرن موٹرز لمیٹڈ راولپنڈی، ان کی بیگم محترمہ رفیقہ بیگم صاحبہ، محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری ظفر علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ اور محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر چوہدری منور احمد صاحب مرحوم آف ریاض، سعودی عرب) شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

موٹر کار میں سوار تین افراد محترمہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری محمد اشرف صاحب آف گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ نیز محترم چوہدری ظفر علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ کی صاحبزادی فہمیدہ بیگم صاحبہ اور پوتی عزیزہ عائشہ سلمہا بعمر ۳½ سال کو شدید چوٹیں آئیں۔ یہ تینوں مجروحین ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال سرگودھا میں زیر علاج ہیں۔

اس المیہ کا ایک اور دردناک پہلو یہ ہے کہ یہ افراد محترم ڈاکٹر چوہدری منور احمد صاحب مرحوم ابن محترم چوہدری ظفر علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گکھڑ کے جنازہ کے ہمراہ گکھڑ سے ربوہ آرہے تھے۔ محترم چوہدری منور احمد صاحب مرحوم ۵ فروری کو سعودی عرب میں حج بیت اللہ کی غرض سے مکہ معظمہ جاتے ہوئے موٹر کار کے حادثہ میں اپنے دو صاحبزادوں سمیت شہید ہو گئے تھے اور ان کا جنازہ ۱۵ فروری کی رات کو وہاں سے گکھڑ پہنچا تھا۔

اس نہایت دردناک المیہ کو (جس میں ایک ہی خاندان کے سات افراد وفات پا گئے ہیں) کی تفصیل یہ ہے کہ محترم چوہدری ظفر علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ کے نہایت لائق اور ہونہار فرزند محترم الحاج ڈاکٹر چوہدری منور احمد صاحب ایم بی بی ایس (پنجاب) ڈی او (لندن) ایف آر سی ایس (انگلستان) کچھ عرصہ سے ملٹری ہسپتال وزارتِ دفاع ریاض (سعودی عرب) میں بطور ماہر امراض چشم خدمات بجا لا رہے تھے۔ ہرچند کہ وہ پہلے بھی حج بیت اللہ کا فریضہ ادا کر چکے تھے تاہم اس سال پھر انہوں نے حج کرنے کا ارادہ کیا چنانچہ وہ ۵ فروری کو اپنی اہلیہ محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ اپنی صاحبزادی عزیزہ عائشہ سلمہا بعمر ۳½ سال نیز دو فرزندان (جن کی عمریں علی الترتیب ۲½ سال اور ۱½ ماہ تھیں) ریاض سے بذریعہ موٹر کار مکہ معظمہ روانہ ہوئے۔ راستہ میں موٹر کار کو حادثہ پیش آیا جس میں محترم ڈاکٹر چوہدری منور احمد صاحب اور ان کے دونوں فرزند شہید ہو گئے۔ ان کی اہلیہ محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ دونوں مرحوم بچوں کو وہیں دفن کرانے کے بعد اپنی بچی عزیزہ عائشہ سلمہا کے ہمراہ اپنے شوہر محترم ڈاکٹر چوہدری منور احمد صاحب مرحوم کا جنازہ لے کر ۱۵ اور ۱۶ فروری کی درمیانی شب بارہ بجے کے قریب گکھڑ پہنچیں ۱۶ فروری کو صبح سات بجے محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ دیگر اعزہ کے ہمراہ جنازہ کو لے کر ربوہ روانہ ہوئیں تاکہ وہاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آ سکے جنازہ ایمبولینس کار میں تھا اور جملہ اعزہ دو موٹر کاروں میں اس کے ہمراہ تھے۔ محترم چوہدری بشیر احمد صاحب ڈائریکٹر ماڈرن موٹرز لمیٹڈ راولپنڈی کی کار جسے وہ خود چلا رہے تھے ان کے علاوہ حسب ذیل افراد سوار تھے۔

۱۔ محترمہ رفیقہ بیگم صاحبہ بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب
۲۔ محترمہ سردار بیگم صاحبہ والدہ ڈاکٹر چوہدری منور احمد صاحب مرحوم
۳۔ محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ بیگم ڈاکٹر چوہدری منور احمد صاحب مرحوم
۴۔ عزیزہ عائشہ سلمہا بنت ڈاکٹر چوہدری منور احمد صاحب مرحوم
۵۔ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ خوشدامن ڈاکٹر چوہدری منور احمد صاحب مرحوم
۶۔ محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ ڈاکٹر چوہدری منور احمد صاحب مرحوم۔

جب یہ قافلہ پنڈی بھٹیاں سے جانب چنیوٹ قریباً گیارہ میل کے فاصلہ پر پہنچا تو محترم چوہدری بشیر احمد صاحب کی کار سامنے سے آنے والی ایک بس کے ساتھ تصادم کے باعث حادثہ کا شکار ہو گئی۔ تصادم کے نتیجہ میں موٹر کار کو آگ لگ گئی محترم چوہدری بشیر احمد صاحب اور ان کی بیگم محترمہ رفیقہ بیگم صاحبہ نیز محترمہ سردار بیگم صاحبہ والدہ ڈاکٹر چوہدری منور احمد صاحب مرحوم اور محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری ڈاکٹر منور احمد مرحوم جاں بحق ہو گئے۔ جلتی ہوئی موٹر کار میں سے صرف ڈاکٹر صاحب مرحوم کی خوشدامن محترمہ نذیر بیگم صاحبہ، ان کی ہمشیرہ محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ اور ان کی بچی عزیزہ عائشہ سلمہا کو بچایا جا سکا اللہ تعالیٰ نے عزیزہ عائشہ سلمہا کو سعودی عرب میں بھی حادثہ کے وقت معجزانہ طور پر بچایا اور اب اس حادثہ میں اپنے فضل سے معجزانہ طور پر محفوظ رکھا۔ یہ تینوں مجروحین اب سرگودھا ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

محترم ڈاکٹر چوہدری منور احمد صاحب مرحوم کے جنازہ اور حادثہ میں شہید ہونے والے چاروں افراد کی نعشوں کو اسی روز ربوہ لایا گیا محترم ڈاکٹر چوہدری منور احمد صاحب مرحوم۔ ان کی والدہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ مرحومہ اور ان کی اہلیہ محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ مرحومہ کی نماز جنازہ ۱۶ فروری کی رات کو بعد نماز عشاء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے بموجب محترم مولانا ابو العطاء صاحب صدر مجلس کارپرداز نے پڑھائی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے بعدہ محترم ڈاکٹر چوہدری منور احمد صاحب اور ان کی والدہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ مرحومہ کے جنازے بہشتی مقبرہ لے جا کر وہاں حسب وصیت ان کی نعشوں کو دفن کیا گیا۔ اور محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ ڈاکٹر چوہدری منور احمد صاحب مرحوم چونکہ موصیہ نہ تھیں اس لئے ان کی تدفین قبرستان شہداء میں عمل میں آئی۔ ہر سہ قبریں تیار ہونے پر دعا محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے کرائی۔

چونکہ محترم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم اور ان کی بیگم محترمہ رفیقہ بیگم صاحبہ مرحومہ کے بہت سے اعزہ کی دیگر شہروں سے آمد متوقع تھی اس لئے ان دونوں کی نماز جنازہ اگلے روز ۱۷ فروری کو صبح ۹ بجے ادا کی گئی۔ نماز جنازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے بموجب محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے پڑھائی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد، صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور دیگر اداروں کے افسران اور کارکنان نیز دیگر مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں ہر دو جنازے بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحومین کی نعشوں کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ بعد تدفین محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور انہیں اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقاماتِ قرب سے نوازے نیز محترم چوہدری ظفر علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گکھڑ کو جنہیں اپنی اہلیہ صاحبہ محترمہ اپنے نہایت لائق اور ہونہار فرزند، اپنی بہو، اور دو پوتوں کی وفات کا عظیم صدمہ اٹھانا پڑا ہے، نیز دیگر مرحومین کے جملہ اعزہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور پھر اس صبر جمیل کا خود ہی اپنی جناب سے اجر عظیم بخشے اور دین و دنیا میں ان سب کا حافظ و ناصر ہو اور اپنے غیر معمولی فضلوں رحمتوں اور برکتوں سے نوازے آمین یا ارحم الراحمین۔

نیز احباب اس حادثہ میں مجروح ہونے والے ہر سہ افراد (محترمہ نذیر بیگم صاحبہ محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ اور عزیزہ عائشہ سلمہا) کے لئے درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا کرے اور فضلوں رحمتوں اور برکتوں والی دراز عمریں عطا فرمائے اور ان کا ہر لحظہ اور ہر آن حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو۔ آمین یا رب العالمین۔

اخبار احمدیہ بقیہ صفحہ اول

محمود الانوار بذریعہ چناب ایکسپریس ۹½ بجے صبح اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے نائیجیریا روانہ ہو گئے ہیں۔ سٹیشن پر بہت سے احباب نے انہیں ہار پہنائے تحریک جدید کے وکلاء صاحبان اور صدر انجمن احمدیہ کے افسران انہیں رخصت کرنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ روانگی سے قبل مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے دعا کرائی۔

احباب آپ کے بخیریت و عافیت منزل مقصود پر پہنچنے اور خدمت دین کی توفیق ملنے کے لئے دعا کریں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)